

مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، کہ جن موذی جانوروں کو مارنا مستحب ہے؟ وہ کون کون سے ہیں؟ ان کے مارنے کا کیا حکم ہے؟



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ جن موذی جانوروں کا مارنا ثواب ہے، ان میں سے سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی۔ نیز زمین پر رہنے والی مکڑی وغیرہ ہیں، جو رات کے وقت نکلتی ہے اور موذی ہوتی ہے، لیکن جو مکڑی عام طور پر گھروں میں پائی جاتی ہے بلا ضرورت اور بغیر پریشانی و ضرر کے اس کو نہیں مارنا چاہیے۔

عن ابی ہریرۃ، قال: امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یقتل الأسودین فی الصلوۃ العقب والحبۃ۔ (مسند أحمد ۱۵۷/۶، رقم: ۴۷۸۰، سنن الترمذی، أبواب الصلوۃ، باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلوۃ، النسخة الهندیة ۸۹/۱، دارالسلام، رقم: ۳۹۰۴، مسند دارمی، دار المغنی بیروت ۹۴۵/۳، رقم: ۱۵۴۵)
 عن عائشة أنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اقتلوا الحیات کلہن۔ (مسند أحمد ۱۵۷/۶، رقم: ۲۵۷۵۵، سنن الترمذی، أبواب الصيد، باب فی قتل الحیات، النسخة الهندیة ۲۷۳/۱، دارالسلام رقم: ۱۴۸۳)
 عن أم شریک، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمر بقتل الوزع۔ (بخاری شریف، کتاب الأنبیاء، باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ إبراہیم خلیلاً، رقم: ۳۷۴۱، ف: ۳۲۴۸، ف: ۳۳۵۹، فی کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم ۴۶۶/۱، رقم: ۳۱۹۹، ف: ۱۰۳۳۰)
 من قتل وزغاً فی أول ضریۃ کتبت له مائة حسنة وفي الثانية دون ذلك وفي الثالثة دون ذلك۔ (مسلم شریف، کتاب قتل الحیات، باب استحباب قتل الوزع، النسخة الهندیة ۲۳۶/۲، بیت الأفكار رقم: ۲۲۴۰، سنن الترمذی، أبواب الصيد، باب فی قتل الوزع، النسخة الهندیة ۲۷۳/۲، دارالسلام رقم: ۱۴۸۲، سنن ابن ماجہ أبواب الصيد، باب قتل الوزع، النسخة الهندیة ۲۳۲/۲، دارالسلام رقم: ۳۲۲۸)
 النوع الآخر یحضر بیته فی الأرض، ویخرج فی اللیل کسائر الهوام وبہ علی ما ذکرہ غیر واحد من ذوات السموم، فلیسن قتلها لذلك۔ (روح المعانی، سورة العنکبوت، تحت تفسیر الآیة: ۴۱، جز ۲۰، مکتبہ، زکریا دیوبند ۲۴۱/۱۱) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ جمادی الاول / ۱۴۴۳ھ

13/ دسمبر / 2022ء



الجواب صحیح

مترجم

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح
 مترجم